

سنان میں یہ رسالہ مختصر
 اسکی باقاعدہ بین کتابین مستبر
 ہر بیان تفصیل سے طول کلام
 ترک کیا ہے تیری غایت نہیں
 اشغال ذکر و صلوات و درود
 اور ہوا سے بخشش و ہی جرم و گناہ
 اپنی مریضات میں رکھ بالہ و ام
 اور اسکو دیکھئے رنگ قبول
 بھیجئے اسسپہ نجیات و سلام
 خاض ببر و عمر عثمان علی
 اور اس امت کی یکسر اولیا
 جسکا ہر نائب ہی فردی نظیر
 عالم دین حافظ قرآن ہی
 در علوم باطنی و ظاہری
 شیخ عارف سید سادات ہی
 نام ناجی اسکا ہی عبداللطیف
 صمد از شاد و ہدایت پر خدا

دیکھئے کسکے ہون بندی صاف نہ
 اور ہی متداولہ و مستبر
 جابجا آگے کھنکھانے نام
 نعت احمد کی ہیں طاقت نہیں
 کہ غایت ہم کو آئی رب درود
 نفس اور شیطان سے ہم کو پاؤں
 پیروی میں مصطفیٰ کی صبح و شام
 اور کیجئے اسکو مقبول رسول
 آل اور اصحاب پر اسکے تمام
 ہی خلافت میں جنہیں شانِ جلی
 خاص محبوب خدا غوث اورا
 خاص کر اس عصر میں میرا ہی پیر
 صاحب عرفان اور وجدان ہی
 اسکو اہل عصر پر ہی برتری
 ذات اسکی منبع برکات ہی
 محی دین سی ہی طیب وہ شریف
 ویرگاہ اسکو رکھی صبح و مسا

مقدمہ

احمد طبری و خاثر میں بجایا

بہریرہ ہی روایت یوں کیا

بے کھڑیاں تھانویہ
دو نسخہ

تھی سبب سے تھی جو بولب کی
درو سے بولی کہ ای پینا مہر
کہ یہ تھی اسکی ہیگی سرسہر
جب سنا یہ بات شاہ انبیا
اور فرمانے لگا اس طرح او
کہ میری ہوا قربا سے بے ادب
جو اذیت دیوینگے میرے تین
ای برادر کرتا مل تو بہان
اہل و دوزخ کا فران تھے بے شبہ
وہ جو رکھتے تھے عداوت بار رسول
و کہ قرآن میں کیا جس کا خدا
انکی بی بی رنج پانیکے سبب
پس وہ شہ کی جو بین ابون کرام
آتش دوزخ سے ہی جنکو نجات
کوئی ناری ہوئے گرا نکلتین
اور کرتے ہیں روایت ای امین
بولب کو خواب میں ای بالکمال
کیا ہی تیرا حال دے مجھ کو خبر
پر بہنیں لگتی ہی بیک آنکھی کو نار

آنکر کین بدر گاہ بنی
لوگ کہتے ہیں میری تحقیر کر
جو ہی حاملہ حطب کی در سفر
پر غضب ہو کر وہین جلدی اٹھا
ہو مخی حطب کیا ہوا ہی قوم کو
اس طرح دیتے ہیں ایذا محکوب
موجب ایذا ہی حق ہی وہ یقین
کہ سبب سے کی جو تھے باپ اور مان
آیت قرآن ہی اس پر گواہ
اور کئی اسکو جو مغموم و طول
ہی مذمت جنگی در بہت بد
یون کیا اور دشا وہ شاہ عرب
جنگا ما دہی یقین دار السلام
از احاد بیت رسول کائنات
کس قدر پاوے اذیت شاہ دن
یون بخاری اور مسلم بالیقین
دیکھ کر کوئی کیا اس سے سوال
وہ کہا دوزخ میں ہوں شام و صبح
ہی سبب اسکا یہ سن ہی کا مگا

کہ بیان میں جبکہ شاہ دنیا
 تب توبہ آونی جبکہ خبر
 اس بشارت سی بت خوش برکات
 اور تب اسکر کیا میں ای بشر
 اور کیا ہوں اسکو میں آزاد جب
 خاکیا اسکو اشارہ بی گمان
 آگ انجی کو میرے گنتی نہیں
 فکر کر تو اب یہاں ای باصفا
 اس عداوت میں ہی آخر مر گیا
 اس بشارت سے وہ ہو کر شاد جب
 اس مسرت کی بدل ای باصواب
 پس ہی کیا لوگو کو اب بولویاں
 اسکی شکم پاک میں خیر الورا
 اب اسکی تابست چخال
 کیون ہوا اس سیدہ کو بھر مقام
 اور اس بحث میں سنای سیدہ رضا
 بعضی کہتی ہیں کہ آبا سے ہی
 اور بعضی عالموں کو ای میان
 پر نام باصفا نیکو سیر

اجماع سے پیدا ہوا
 کہ تھی وہ میری کینز باخبر
 کر دیا آزاد اسدم اسکتین
 تو بلا اس سرور عالم کو شیر
 ابی انجی سے شہادت کی یہ تب
 شکر شد اس سبب اب بیان
 پیٹ بھر بیتا ہرن آبا اس بغیر
 بولہب تو عا عدو سے مصطفیٰ
 اور مقرر اپنا سفر میں کر گیا
 ہی توبہ کو کیا آزاد جب
 فضل حی سی ہوں ہی تخفیف عذاب
 آزمہ خاتون کی حق میں گمان
 باکرامت نون جیسے تک رہا
 گود میں اسکی رہا بے قیل وقال
 جنت الامادی میں بیشک صبح و شام
 عالموں میں گرہ آیا اختلاف
 تھے بغیر شبہ و شک مومن سمجھی
 اس بیان میں ہی رد و اور گمان
 جو نہیں سی ہی جگ میں شہر

وہ رسالے پہ اپنے صاف صفا اس طرح لکھائی تحقیقات سے ہم نہیں اس قول کے قابل کہی یہ سخن دشوار آتا ہی نظر	کر بیان ان عالموں کا اختلاف اور توجہات و تدقیقات سے کہ کہیں ناری بن ابی بنی کیونکہ آئی ہی صحیح ایسی خبر
---	--

لا تُوذُوا بِالْأَحْيَاءِ بِالْأَمْوَاتِ

یعنی ایذا دینا زندوں کو کتب اس بیان میں جو ہیں اخبار ستر تو بھی ہی اسیر عمل جا نوروا	ذکر سی اموات کے انکی تعین کوئی خبر اس میں اگر یاد ہے قول یوں فقہا کا آیا ہی بجا
--	---

فائز

جو کتاب در ہی فقہ معتبر یوں لکھی ہیں اس میں بنی اختلاف اگرچہ ہو اسلام کی اسکی دلیل تب بھی ہرگز اسکے بیشک کفر یہ اس لیے حفاظ اخبار رسول حامیان دین محدث نامدار جیسی غزالی امام شہر اور فخر الدین رازی پیشوا قرطبی اور ابن شاہین ذوالکرام اور شمس الدین دمشقی باخبر	پاس حنفیہ کی ای نیکو سر کفر میں جو ہیں مسلمان کی خلاف سارے وجہوں سے بھی اصناف میں دیا جاتا ہی فتویٰ سرسبر حرم اسرار آثار رسول مقتدایان شریعت باوقار اور جلال الدین سیوطی نامور اور شیخ عسقلانی باصفا اور صلاح الدین صفدی نیکنام اور محب الدین طبری مفتخر
--	---

اور شیخ ذوالقرنین قبر
 اور شیخ البند شیخ مندوی
 اور ایسی ہی بہت اعلیٰ مقام
 کہ گئے اپنے رسائل میں تمام
 مومنوں کی تھے مقرر یگان
 اور دلیلین لائے ہیں اس بات پر
 رد احوال مخالف بالیقین
 اور معارض اس بیان کے سر
 کہ گئی اسکی جواب با صواب
 آیات و آیات و احادیث صحیح
 پاکی آبا سے سالار انام
 یعنی لفظ خیریت اور مصطفیٰ
 طیب و طاہر بھی آیا ہی کہیں
 اور سناح جاہلیت سے بھی مان
 مومنوں کی ہی ہیں یہ اوصاف خاص
 اور مشرک تو بخس ہیں یگان
 حتیٰ کہا انکو بخس قرآن میں

یعنی جو کئی سی سیکڑ مشہر
 شیخ عبد الحق محدث دہلوی
 رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
 کہ رسول اللہ کی آبا سے کرام
 پاک تھی سب شرک ہی سر جو
 آئی ہیں اس بات کی اثبات پر
 کہ گئے ہیں وہ بائین ہیں
 آئے جو اخبار بعضی جا ہی پر
 گر خدا چاہے لکھوں میں وہ کتاب
 دیکھ لکھتا ہوں بیان میں ہی صحیح
 پانی ہی اثبات جن سی لاکلام
 حتیٰ میں ان پاکوں کی ہی برآگیا
 اور مصفا اور بہذب بھی نشین
 انکی پاکی ان میں ہی مذکور جان
 کہ وہی کہتے ہیں انسے اختصاص
 یہ صفات پاک پھر انہیں کہاں
 آئی یہ آیت انہیں کی شان میں

یعنی جو کئی سی سیکڑ مشہر

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

یعنی سب مشرک نجس ہیں بل اس میں
 تم نہ آئے دو انہیں کہے کے پاس

<p>یہ نجاست باطنی ہی شرک کی کیا کہا ہی خوب مولانا ی روم کہ بخش خواندست کا فر ا خدا این نجاست بوش آمدست گام الفرض دلی ہی لفظون سی صرت النسی ہو ردون پر بیان کی گامگار اور صحیح ہن وی حدیث سن سربر اور استدلال و بی آیات سی شیخ دین قاضی عیاض مالکی لفظ انفسکم مقرر جانو فتح فاسی پر پہلے سالار بشر اب وہ آیت اور حدیث شرم</p>	<p>جامہ دق کی ہنیں ہی زلی شوی من قیصر روم علوم نیستش برتن نجاست ظاہر وآن نجاست بوش از روی نام اے ہن اکثر احادیث صحیح اکھا کرتا ہوں بہر اختصار از روایات ثقات مختصر بھی لکھو عین جو اندہ نی گئے یون علی مرتضیٰ سی نقل کی آیہ اقدس میں یہ آیہ ہی جو پس کیا ارشاد ہوگو یہ خبر ترجمہ کے ساتھ کرتا ہوں</p>
---	--

قُلْ تَعَالَىٰ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ فَخُذُوا ذُرًّٰی
أَنفُسِكُمْ نَسْأَوْصِيكُم بِأَلْسِنَةٍ قَدِيمَةٍ لِّئَلَّا تُبْذَرُوا
سِفَاحٌ كَلَامٍ بَاطِلٍ

<p>یعنی فرماتا ہی یون ہی بجا بجان کہ طرف آیا تمہاری یک نبی پس لگا کہنی وہ عالم کارئیں یعنی بہتر ہوں نسب کی راہ سی</p>	<p>حضرت پروردگار افسرد جان تم میں بہتری قبائل سی سہی میں تمہاری میں ہن ہن ہن ہن اور سسرال و حسب کی راہ سی</p>
--	--

میرے ابا میں نہیں بزرگِ صلاح وقت سے آدم کے لئے ابا میں نہ اور فخر الدین رازی نیک نام ہر دو اس آیت سے لائے ہیں دلیل	بلکہ جاری سبب میں خاتمہ کمال خاتمہ کمال اسبام کا ان سبب میں نہ اور مافوروی جو تھے ہر دو امام اپنے نفروں میں و بیقال نقل
---	--

الَّذِي بَرَأَكَ حِينَ تَقُومُ وَتَقْلِبُكَ فِي السَّاجِدِينَ

یعنی فرماتا ہی حق امی کامیاب و مکتبہ ہی تجھ کو خلاقِ انام دیکھا ہی اور تیرا انتقال فخر رازی اور مافوروی بیان کہ ترا نور وجودِ با کمال ساجدوں ساجدوں میں ای شہاد ہی یہ تفسیر مبارک پر دلیل میں کیا ہوں نقل پاک اصحاب نقل کرتا ہی انس سے بو نعیم کہ کرم سے اپنے خلاقِ انام یعنی لایا قادرِ علام پاک تھے مصفا اور جذب سب بجا اور دو فرغے ہوئے درجہ ان اور عبد اللہ بن عباس سے	اپنے پیغمبر کو یون کر کے خطاب طاہر حق میں کرے توجہ قائم ساجدوں کے صلب میں مقبول و قال کرتے ہیں تفسیر اسکی یون بیان وقت آدم سے کیا ہی انتقال ساجدوں سے اہل ایمان میں مراد وہ جو فرمایا ہی سالارِ جلیل پاک و پاکیزہ طرفِ ارحام کے کہ کہا پیغمبر رب کریم نقل کروا یا ہی مجھ کو بالذم پاک صلیوں سے سوے ارحام پاک یعنی پاک عیسویں سے اور راستہ پر میں رہتا فرقہ بہترین ان نقل ابن سعد نے کی جانتے
---	---

کہ کیا ارشاد یون خلیش
 اور در قوم مضر عبد المناف
 در بنی عبد المناف نامدار
 اور بنی ہاشم میں خلاق جہان
 وقت سے آدم صلی اللہ کے
 ہی قسم پروردگار پاک کی
 اور مسلم افتخار مسلمین
 واثق سے یون روایت لائیں
 کہ فیج اللہ کو رب العلا
 نسل اسمعیل سے پھر بالیقین
 اور اولاد کنانہ سے بجا
 اور قریش و والو قر سے پھر خدا
 بعد از ان اولاد ہاشم سے یقین
 اور حمزہ ابن یوسف ای امین
 واثق سے ہی یہ دنیا ہی خبر
 چونما ابراہیم کو رب الجلیل
 اور اسمعیل کو رب العلا
 نسل اسمعیل سے تھا جو نزار
 اور ناولاد نزار با صفا

سب عرب میں خیرین قوم مضر
 بہتر و بہتر بن بے رب خلاف
 ہی بنی ہاشم کو عز و افتخار
 دی ہی عبد المطلب کو عز و شالار
 خلق کے ہرگز نہ دو فر ہوئے
 میں ہا ہون فرقہ بہتر میں ہی
 اور شیخ ترمذی ای ای بل دین
 کہ رسول اللہ نے فرمائے ہیں
 نسل ابراہیم سے ہی جن لیا
 چن لیا ہی وہ کنانہ کتین
 وہ قریش محترم کو چن لیا
 بعد ہاشم کو مقرر چن لیا
 حق تعالیٰ جن لیا میرے تین
 ہی کینت جسکی بوالقاسم یقین
 کہ کیا ارشاد یون پیغامبر
 اور تمہرا ایل سے اپنا خلیل
 برگزیدہ نسل سے اُسکے کیا
 حق کیا ہی اُسکو جانا اختیار
 حق تعالیٰ نے مضر کو چن لیا

اور اولادِ مستخر سے بھی بجا
 اور قریش باصفا کو لا کھام
 اور اولادِ قریش باصفا
 اور عبد المطلب کو بھی خدا
 اور عبد المطلب کی نسل سے
 اور حاکم نے ربیعہ سے نہ بھول
 کہ خدا نے خلق کو پیدا کیا
 فرقہ بہتر سے لایا مجبور رب
 پھر کیا انکے گھر آنے جانتے
 پس قبیلے اور گھر کے رو بھی
 ترمذی عباس سے ہی اخی
 پر ہی یک دو لفظ کا ہی اختلاف
 اور ابن بو عمر بھی جانتے
 کہ کیا ارشادِ شاہِ انبیا
 رکھ کے اسکے صلب میں میرتن
 بعد صلبِ نوح میں کھا ہی رب
 صلبِ ابراہیم میں بعد از رکھا
 بعد اسکے پاک صلبوں خدا
 نامرے مانباپ سے پیدا ہوا

برگزین دو گنا نہ کر کیا
 چن یا نسل کن نہ سے نام
 برگزین حق نے ہاشم کو کیا
 سب بنی ہاشم سے جائزین یا
 حق کیا ہی برگزین بس مجھے
 نقل کرتا ہی کہ فرمایا رسول
 اور وہ فرمے کیا انکے بجا
 پھر قبیلوں کو بنایا ہی وہ تب
 پس کیا بہتر گھرانے سے مجھے
 تم میں سب افضل یوں بن جانو بھی
 ایسی ہی لایا روایت دوسری
 پر ہی مطلب ایک ہی دو لفظ کا
 کی روایت یوں بن عباس سے
 کہ خدا آدم کو جب پیدا کیا
 جگہ لایا ہی سو گروے زمین
 نوح پیغمبر نے تھا کشتی میں جب
 آتش غرور میں دلا گیا
 لایا مجھ کو پاک رحمون میں سدا
 میں سفاح انکے کسی کو بھی لگا

یعنے جو تھے میرے آباے کرام
قد وہ حفاظ شجیح ابن حجر
بنی بلی حوا ما در نوع بشر
جنتی تھے ہر محل میں وہ دو ولد
کیونکہ اسکے صلب میں تھا یگان
شیت پس وقت وفات اپنے بچا
نور احمد صلب میں جو تھا مے
تو بغیر رحم پاک امی با شعور
پس وصیت یہ تھی جاری ہر
نامہوی اس نور اشرف یقین
بعد ازان وہ نور با جاہ و جلال
پس بچا یا اس نسب کتین خدا
جو نکہ لایا ہی امام بہیقی

پاک تھے وہ سب زمانا لاکلام
شرح حمزہ میں لکھا ای پسر
حاملہ ہوتی تھی جب ای باخبر
شیت کو لیکن جہی وہ منفرد
نور احمد خاتم پیغمبران
یون وصیت اپنے بیٹے کو کیا
اب وہ بیشک صلب میں آیا تے
اسکو مت رکھ یا در کہ یہ باخبر
ہر بطن در ہر بطن در ہر بطن
جلو گر عبد المطلب کی جہن
سوئے عبد اللہ کیا ہی انتقال
مان سفاح جاہلیت سے سدا
یہ حدیث اپنی سنن میں ای نقلی

مَا وَلَدَ نِسْنِ سَفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ شَيْءٌ وَمَا وَلَدَ نِسْنِ الْإِسْلَامِ

ابن سعد ابن عسکری میان
ہن محمد ابن سائب سے سنے
کہ کہا یون کلنی عالی جناب
اور کیا ہون پانسو تک میں شمار
پاک کفر و شرک سے تھے و تمام
یہ گرامی شان ہر دورا بیان
اسنے کلنی سے سنا ہی جائے
سابقین کے میں بہت دیکھا کتاب
ماورون کو مصطفیٰ کے بادشاہ
صاحب توحید تھے عالی مقام

اس طرح بے شبہ و شک ثابت ہوا اہل جنت اور موحدين تمام	پس یہ اخبار صحیح سے بجا الیقین آجائے سالار انام
نوح تک سب شرع حق پر ہی تھے بت پرستی یکیک ہوئی آشکار اور خاکم اپنی مستدرک میں جان اپنے تفسیر دن میں دای اہل خیر یون بن عباس سے ناقل ہے	عصر سے آدم صنی اللہ کے نوح پیغمبر کے وقت ای کامگار اپنی سند بیچ بزاز ایمیان اور ابن منذر و ابن جریر تحت میں اس آیہ قرآن کے

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً

معنی اس آیت کی یون کی بیان جائے بے شبہ دس ہی قرن تھے شرع حق پر تھے سارے لاکھام انبیاء کو ان پر بت بھیجا ہی رب اس طرح لایا روایت ای میں ہو گئے دس قرن ہی سب ایمیان انہی پاتے تھے ہدایت صبح و شام مذہبوں میں انکے پھر آیا خلاف نوح پیغمبر کو بھیجا ہی خدا جن کو بھیجا حق سو اہل زمین	ابن عباس مکرم ای میان در میان آدم صنی اور نوح کے لوگ ان قرون میں تھے خالص عام پس لگے کرنے خلاف پس میں جب ابن حاتم نے قنادہ سے یقین نوح و آدم کے مقرر در میان عالم و فاضل تھے لوگ انکے تمام اور تھے وہ شرع حق پر سبکراف پس ہدایت کے لئے انکے بجا ہی رسول کا وہی پہلا یقین
---	---

<p>اسطرح لایا روایت جان لین تھے وے سب آباہمار مومنان سب مسلمانوں تھے بقیال وقیل نقل کی طبقات میں ہی از نعت لوگ تھے سب شہر بابل میں مقیم کوئی ان میں مشرک کا فرقہ تھا بت پرستی پر انہیں دعوت کیا اسطرح درج منیعہ میں لکھا بالیقین کشتی میں پایا ہی نجات بلکہ بعض اسکو بنی بوسے پچکان مصر کی تاریخ میں تفصیل وار نوح سے تاریخ ملک ثابت کیا ابن عباس اسکا راوی ہی شہر نام ار فخذ ہی جسکا باصفا نوح نے مانگا و عاتنی کرد بادشاہت اور نبوت کا مقام اپنے تفسیر و ن میں ہر دو لیگان اور مجاہد نے کیا تصریح نیک بلکہ ابراہیم کا تھا وہ چچا</p>	<p>آور ابن سعد بھی طبقات میں نوح اور آدم کے جو تھے در میان اور یونہی نوح سے لے تا خلیل جو نوح ابن سعد نے اسی نیکذات نوح کے طوفان کے بعد از ای فہیم اور سب اسلام پر تھے وے بجا انہ جب غرود نے حاکم ہوا اور جلال الدین سیوطی باصفا سام ابن نوح نے والد کے ساتھ اسکا ایمان نص قرآن سے جان اور شیخ عبدالحکیم نامدار سر سبر اسلام ہر ہر شخص کا مستقل آثار لایا ہی کثیر اور بولا ہی کہ پوتا نوح کا نوح کا پایا زمانہ آشکار پادین تا اولاد اسکے لاکھام ابن منذر اور رازی ایمان یون بن عباس سے ناقل ہیں ویک نہیں ہی آئر پدر ابراہیم کا</p>
--	--

اور قرآن میں جو آیا لفظ اَبَی
اور عرب میں ہی یہ ستوریان
گردیل اس بات پر جا صحیح

وہ چچا سے ہی مجازاً ہی با اوب
کہ چچا کو باپ کہتے بیگان
وہ کہہ اس آیت میں کیا آیا صحیح

قَالَ اَعْبُدُ الْهَيْكَلَ وَالْهَيْكَلُ اَبَاكَ اَبَا اِهْمِمْ وَاسْمِعِيلَ

حضرت یعقوب نے وقت وفات
کہہ کر گئے کسی طاعت تم کہو
ہم کریں طاعت اسکی روز شب
کون آیا ہیں براہیم خلیل
کرمال تو یہاں اسی با وفا
ہی چچا یعقوب کا والدین
لفظ ابا کا جو آیا ہی مجاز
عصر ابراہیم و اسمعیل سے
کہ عماد الدین حافظ بن کثیر
کہ عرب تھے وین ابراہیم پر
آہ جب عمر و خزاعی نابکار
کرسم اجداد سرور پر یقین
اور عرب میں بت پرستی کی بنا
وقت سے اسکے تو سن ای سنگین
لڑے تھے جو پانچواں شصت سال

اپنی سب اولاد سے پوچھا یہ بت
بعد میرے تب کہے یوں عرض
جو ترا اور تیرے ابا کا ہی رب
اور اسمعیل یعنی سر جلیل
تھا جو اسمعیل مذبح خدا
باپ ہی اسحق اسکا بالیقین
یونہی آزر کو کہا اسی بانیاز
ناگنا نہ سب مسلمان پر تھے
اس طرح لکھا ہی بیشک اسی خیر
بت پرست اُنہیں تھا کوئی بشر
حاکم نگہ ہوا ہی آشکار
خدمت کعبہ لیا ہی اُنہیں
وہ کیا لعنت کرے اس پر خدا
تا زمان بعثت خیر الانام
باوجود اس کے بغیر قیل و قال

دینِ ابراہیم پر بعض عرب
 اور زاجد و امام الانبیا
 صاحبِ توحید تھا وہ باخبر
 بومریرہ نے کہا خیر البشر
 دیکھا میں عمر و خزاعی کو عیان
 کھینچے جاتے تھے وہ پاتا تھا غذا
 کیونکہ وہ ملعون اول پر حفا
 اور عبد اللہ بن عباس سے
 کہ خزیمہ اور عدنان باخبر
 دینِ ابراہیم پر تھے جانو
 اور ابن سعد عبد اللہ سے
 کہ مضر کو بد کہوت مومنو
 اور سہیلی نے کہا بولا بنی
 کیونکہ مومن تھا یقین وہ باصفا
 اہلبیت اب اپنے صوتِ تلیہ
 ازمانہ تا بہ قرہ بن کعب
 فہر یغی ابن مالک بن نصر
 چونکہ ابنِ سعد ای باصفا
 جمع کراؤ لاؤ کو اپنے تمام

کائنات
 خدایہ بن مکر بن
 الیاس بن عبد بن
 بن عبد بن عبد بن
 عدنان بن عبد بن
 از بن عبد بن عبد بن
 بن سلمان بن
 حل بن عبد بن
 اسمعیل بن
 ابراہیم علیہ السلام

۱۲

قائم و راسخ تھے بیشک روزِ شنب
 تب کنا نہ شہر میں مکے کے تھا
 تھا وہ عامل دینِ ابراہیم پر
 یہہ خزاعی کے دیا حق میں خبر
 آتش و دوزخ میں اسکے استخوان
 اس لعین پر تھا بہت حق کا عتاب
 دینِ ابراہیم کو بدلا دیا
 نقل کرتا ہی حبیب اب جائے
 تیسرا سعد و ربیعہ اور مضر
 ذکر انکا خیر سے ہی تم کرو
 نقل کرتا ہی کہ سرور کے کہے
 کیونکہ وہ اسلام لایا تھا سنو
 بدنہ تم الیاس کو بولو کہی
 حج کعبہ جب وہ کرتا تھا ادا
 سنا تھا اسنے بنی سے خواہ خواہ
 بن لوی بن غالب ابن فہر
 بن کنا نہ تھے یہ سب سلام
 نقل ہی مکرور کعب ابن لوی
 اس طرح خطبہ پر مای بنکنا م

کہ جسے میرے پاس سے قہر
 تم بھی سب اس میں پر قائم رہو
 اور ذکر بعثت خیر الہی
 اور کیا انکو وصیت بعد از ان
 اور کیا افسوس گزر ہما میں تب
 اسکی میں تائید کرتا آشکار
 بولتا ہی اب سیوطی نے بیان
 کہ رسول اللہ کے اجداد سب
 اور قرہ بن کعب تک بھی صریح
 ہیں کہ اس قول میں کوئی خلاف
 پانچ اجداد بنی ای نیک نام
 یعنی کلاب و قحطی عبد مناف
 اور عبد اللہ پدر مصطفیٰ
 بس ہی ایمان پر وہی انکے دلیل
 اور نفوس عامہ بھی بے گمان
 نص ظاہر انکے ایمان پر جدا
 اور دلائل عامہ کے بھی سوا
 اگرچہ ہکونین ملی ہی اب خصوص
 اسکو قدرت بولتے ہیں ای میان

دین ابراہیم پر جسے مستقیم
 دین ابراہیم پر و ایم رہو
 وہ بہت جو ش عقیدت سے کیا
 اسکے تم تابع رہو سر و عیان
 لوگ کرتے اسکی بس تکیہ جب
 اور کرتا سپہ اپنی جان نثار
 کہ ہوا ہی اس سے ثابت بیگان
 از خلیل اللہ تا ابن کعب
 اہل ایمان تھے باسناد صحیح
 اتفاق اسپر ہوا بے اختلاف
 اب جو ہیں باقی رہا انہیں کلام
 ماسم و عبد المطلب کے خلاف
 سن تو انکا حال بھی ای باضفا
 نص اجمالی جو گذری ای خلیل
 اہل قدرت کے جو آئی حق میں جان
 نص اجمالی سابق کے سوا
 شان میں جو اہل قدرت کے ہیں
 پر وہی بس انکے ایمان پر نفوس
 جو زمانہ دو بنی کے درمیان

ہو دے اور پہلے نبی کے شرع کے
پس جو ہو دین اہل فرت میں یہہ بات
حکم کرنا پس دخول نار کا
اہل فرت کے نجات اور تمام
اور حقیقہ کے بھی اکثر امام
اور طحاوی اور کرجی اسی میں
آئے ہیں اس قول پر یہی سلگان

رسم اور احکام ناما بقی رہے
ہی خدا سے انکو امید نجات
اس گروہ سے میں کسی پر ہی
شافیہ متفق ہیں لا کلام
جون فقیہ ابواللیث اور ابن علقم
اور بخارا کے بھی یکفر فاضلین
مستند انکی یہی آیت ہیں جان

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

یعنی فرماتا ہی حق ای کامباب
جب تک اس پر نہ بھیجئے رسول
اور صحیح اخبار سے بھی استفاد
آحمد واسحق و شیخ بیہقی
کہ کئے ارشاد ہمارا جہان
عذر حق سے یوں کرینگے و سہی
نا اطاعت اسکی ہم لاتے بجا
وہ فرشتہ انکو یوں بولیگا تب
جاوئے آتش ہوا سبر ستر
بوسعید خداری سے بزازے
اہل فرت اور دیوانوں کو سب

کہ کسی کو ہم نہ دیوینگے عذاب
اس سے امر دہنی تا کر لین قبل
یوہی ہوتا ہی مقرر کہہ تو یاد
یوہر یہ سے ہیں راوی امی ثقی
اہل فرت جو موعہ ہیں ایمان
ہم طرف آیا نہ کوئی تیرا ہی
یک فرشتہ انہی تب بھیجے خدا
کہ امی لوگو جاوئے دوزخ میں اب
جو بخا دے اسکو دالین در ستر
نقل کرتا ہی کہ حضرت نے کہے
حشر میں اور لاینگے بچوں کو سب

اے شہر کے لوگ! میں نے عرض کیا ہے
 اور وہ اسے کہنے لگا اے خدا
 واپس آجئے عمر تم پر اسے نہیں
 ہو سکا اس طرح انکو حکم دیا
 چاہیگا وہ شخص اس میں ایسی رشید
 لئے کر کے مائیں وہ با صفا
 اور دوزخ میں بجاویں گا وہی
 لئے تاکر تا میں وہ زہیندار
 حکم اب تائے برابر شہر و رب
 انکار میں مندرجہ شہر کو سیر
 ہو ہر وہ لئے میں نقل جان
 کہ تہا است میں کر بجا جمع رب
 اور ہر دن اور مکن کو تمام
 کہ زمان اسلام کا جسے نہیں
 اور بھیجے گا خدا اس کے طرف
 کہ شہر کے طرف تم جاؤ سب
 ہم یہ جانا کہ نہ آیا کوئی رسول
 جان تاکر فرمایا رسول محمد
 سے جہنم کے طرف جاتے اگر

مائیں میں ہم پر آیا نا کتاب
 عقل تو ہو کہ نہ دنیا میں دیا
 مائیں عامل یا الہ العالمین
 مائیں تم آتش دوزخ میں اب
 جو کہ ہی علم الہی میں سعید
 تو سعادت مند ہو جاتا بجا
 جو کہ تھا علم الہی میں شقی
 انکو تب فرما دیگا پروردگار
 مائیں کب انبیاء کو تم بہ غیب
 اور شیخ ابن ابی حاتم دگر
 کہ کیا ارشاد شاہ الشو جان
 اہل فرت اور دیوانہ کو سب
 اور ان بود ہوں کتب ای نیکنام
 حکم اسلامی بجا لائے نہیں
 جہنم کے دن یک فرشتہ با شرف
 وہ کہیں کس طرح سے ہم جائیں اب
 تاکر ہم اسکی دعوت کو قبول
 تب لگا کہنے خدا کی ہی قسم
 سر و ہرق انہ سب مار سقر

اور خوش ہوتا مقرر اے رب تا طاعت اسکی و لاوین بجا تھی ارادے میں خدا کے بیگان تاکہ وہ نارِ جہنم سے بچے تم اگر چیتے ہیں یہ آیت پر جو	اور ابنین آرام کا ہوتا سبب پس ملک کو ایک بھیجیگا خدا پس طاعت جس بشر کی ایمان اس فرشتے کی طاعت وہ کرے یوہر یہ پس کہا ای بھائیو
---	---

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

عسقلانی سے جو ہی پس شہر کہ رسول اللہ کہ آبا سے کرام یہ گمان ہی انکے حق میں جائے وے کرین حق کی طاعت بیگان الٰہی ہی یہ آیت قرآن جو	قدوة الحفاظ شیخ ابن حجر اسطرح کہتا ہی یہاں ای نیکنام قبل نقیث اس کے جو رحلت کے کہ قیامت میں بوقت امتحان اور سرور کی شفاعت میں نو
--	--

وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

کہ ہی نزدیک ای محمد مصطفیٰ کہ تو راضی اپنے دل سے ہو دیگا کہ ہی حضرت کی بعین اس خوشی آتش و دوزخ میں ناجا و گہی نقل کی تفسیر آیت کی بخیر اہلِ فرت سے ہیں جب شہد ہیں اور بشر بھی شفاعت سے ہیں جان	یعنے فرماتا ہی یون رب العلا دیو یگا تجھ کو یہاں تک رب ترا ابن عباس اسکی یون تفسیر کی اسکی اہل بیت سے ایک شخص بھی یون بن عباس سے ابن الجریر جائے اس شاہ دین کے والدین نار دوزخ سے ہیں ناجی بیگان
--	---

ان دلیلوں سے ہی جو اسے پہنچا
 اور شفاعت کی بھی جو گذر دی گئی
 اور دلیلوں دوسرے بھی اسی بیان
 جو کہ سالک اپنی مسند میں بجا
 ہر دم صحت پر بھی وہ اس کے کیا
 سال کیا ہی کہ ترے ابوین کا
 کہ کیا میں نے ہرے رب سے سوال
 جو شفاعت کا ہی محمودا مقام
 بلکہ ازام سماعہ بونعیم
 کہ وہ بولی یوں کہا میرا پدر
 اپنی مادر سے سنا ہوں میں یقین
 آمنہ خاتون کئی ہی جب وفات
 عمر شریف تھی بنی کی بیخ سال
 اپنی مادر کے سرانے پر رسول
 کہ نگہ بی بی نے اس پر بار بار
 اور کئی اشعار تب پر پڑنے لگی
 کہ دیا جھکو برکت بے شمار
 جو جو باتیں میں نے دیکھی درمنام
 دیو کا اسکو خدا پیغمبری

حق میں وہ ہے ارباب قدرت کے ہر دم
 معنی آیت میں وہ بقیال و قیل
 خاص ان کے حق میں بھی آئے ہیں جان
 یوں بن مسود سے ناقل ہوا
 کہ کوئی سایل پیہر سے ہوا
 سب کیا ارشاد شاہ انبیاء
 کی عطا مجھ کو یقین وہ ذوالجلال
 حشر کے دن میں کروں اس میں قیام
 یوں دلائل میں ہی راہی ہی فہم
 نام ہی بوزہم جس کا مشہر
 کہ کئی آگاہ وہ میرے تین
 ای پسر میں بھی تھی حاضر اسکے ساتھ
 مہر سا اسکا درخشان تھا جمال
 آہ تب بیٹھا تھا مغموم و ملول
 ورو و غم سے ہو گئی ہی زار زار
 پر الم مضمون اُسکا تھا یہی
 اس مبارک طفل میں پروردگار
 گر کر مکار است حق انکو تمام
 بخشش کا عالم ہے اسکو برتری

دین ابراہیم کو یہ جان جان
 بت پرستان اور بتوں کو خواہ مخواہ
 اور عبادت میں بتوں کے اسی فنا
 جبکہ اس اشارے سے فارغ ہوئی
 کہ فنا لازم ہی ہر بندے کتین
 ہو و یگانا بے شک پرانا ہر بنا
 موت کا میں بھی یقین پتی ہوں چاہ
 کہ جہان میں چھوڑ کر جاتی ہوں
 میں جنی ہوں طیب و طاہر کتین
 بول کر اس طرح وہ رحلت کئی
 یوں جلال الدین سیوطی نے کہا
 صاف تربیگی و یں اُسکی قوی
 دین ابراہیم کا ذکر ہمام
 اور منہ بت پرستی بالیقین
 جو کہی بی بی بوقت انتقال
 در زمان جاہلیت اسقدر
 اور صفت توحید کی بھی جائے
 قبل بعثت ذکر اتنا ہی خلیل
 اور بعد از بعثت زبیر اور بانوں کتین

بالیقین زندہ کریگا در جہان
 بالیقین کر دیو یگانا خوار و تباد
 قوم کا اپنے نہ تابع ہو و یگانا
 اس طرح خاتون نے فرمانے لگی
 موت ہی آخر ہر ایک زندہ کتین
 قایم خان کی سیکوین دیا
 ذکر باقی ہووے میرا تاقیام
 بہترین زمرہ عالم کتین
 انس و جان کے سید فاخر کتین
 اُسپر رحمت ہو سدا اللہ کی
 کہ یہ قول یاد و خیر الورا
 کہ وہ بی بی صاحب توحید تھی
 اور ذکر بعثت خیر الانام
 اور ترک اتباع مسد کتین
 وال ہی توحید پر بیخیز و قابل
 کفر سے بچنے کے خاطر بہر بہر
 بالیقین اثبات پائیکے لئے
 صاف ہی بے شبہ یوں پر دل
 شرط ہی بعثت پیغمبر کی یقین

ایک اعلیٰ برے انسان میں مان
 اور لایا میں جو خیرین شاہ وین
 آخری حج جب کیا ہی مصطفیٰ
 اس بیان میں بھی حدیثیں آئے ہیں
 مامور اکثر محدث لائے ہیں
 جو حدیثیں آئیں انکے برخلاف
 آئے یہ پہلی خبری ہی حبیب
 نقل مالک سے کئے ہیں گے بجا
 اور عروہ عاریثہ سے نقل کی
 حج آخر سرور عالی جناب
 گذرے ہم جب عقبہ حجوں پر
 دیکھ کر رونا اسکا میں بھی رو دئی
 بعد ازاں اور کہا وہ بادقار
 اونٹ کے پہلو پہ میں نے تکیہ کر
 شہ گیا اور دیر سے واپس ہوا
 میں کئی تب عرض ای شاہ ہوا
 تھا تو غمگین لیگیا تشریف جب
 تب کیا ارشاد یوں خیر اورا
 حق سے جانا مانا اُسے زکوٰۃ کرے

اور بلند درجات پانے بیگان
 اپنے سب ایمان لائے بالیقین
 اپنے تب ماننا پ کو زندہ کیا
 اور متعدد طریقوں سے یقین
 دے کئے انکی روایت ای ابن
 انکے نسخ میں کہے انکو ہی صاف
 کہ یقین ابن عساکر اور خطیب
 نقل عروہ سے مسلسل وہ کیا
 اور خبر اسطرح وہ بی بی نے دی
 جب کیا میں بھی تھی ہمراہ رکاب
 یکسک روئے لگا خیر البشر
 پھر ہوا ہی فتح مند حق کا بنی
 ای حمیرا یہ شتر کی لے جہار
 لے جہار اسکی کھری اس جاکر
 مسکراتا تھا بہت خوشحال تھا
 ہوں مرے ماننا پ میرے پر خدا
 اب ہی شادان کہہ ہی اسکا سب
 قبر پر میں اپنے مادر کے گیا
 حق تعالیٰ نے کیا زندہ اسے

مجھ پر ایمان لائی ہے یہ سیکان
آجین شاہین اور طبری ایمان
اور زہری نقل عروہ سے کیا
اور فتح الدین حافظ نامدار
اس طرح لایا روایت با ادب
اور عبد اللہ پدیر مصطفیٰ
حق کیا زندہ دے دونوں تین
اور سہیلی عائشہ سے نقل کی
اسکے نابوین کو زندہ کرے
پس وہ ہر دو اس پر ایمان لائیں
اور کہا ابن حجر نے اسی فصیح

بھرموی از حکم خلاق جہان
یونہی زہری سے روایت لاجان
اور عروہ از جناب عائشہ
بعض اصحاب بنی سے اسرار
ام سرور آمنہ بنت وہب
لائے ہیں اسلام از حکم خدا
لاے وہ ایمان بختم المرسلین
کہ ہی چاہا حق سے وہ حق کا ہی
حق چلایا انکو اپنے لطف سے
بھرا اسی دم جلد رحلت پائیں
کہ ہوا ثابت یہ آیت سے صریح

وَتَقْلَبُكَ فِي السَّاجِدِينَ

مصطفیٰ کے والدین اگر مین
کہ دے ہر دو مین طرف اسکے قریب
مذہب مختار جمہور کرام
اور بہت حفاظ بولے ہیں صریح
اور بعض انہ جو طاعن ہو
ترجمہ ابن حجر کے قول کا
اب مین گئے اعراض کی میاں

جنتی لوگوں سے مین بے رب مین
برگزیدوں سے وہ سار اسی سبب
ہی یہی بے شبہ جانو لا کلام
کہ حدیثیں سب مین و بیشک صحیح
النفات اسپر مین ہرگز کے
بیکم وزاید بیان آخر ہوا
دیکھے لکھتا ہوں اسکے بھی جواب

نہ پہلے طالب حق کے قدم

شک نہ کچھ باقی رہے ای حشر

پہلا اعتراض

ہی یہ پہلا اعتراض ای ذوالقر
ایک دن دو شخص آسرد کے پاس
ہاں ہماری تھی تری جہان نواز
کیا ہی اسکا حال اب فرماہیں
اور اسی ضمن کی دسری خبر
اور سعد بن ابی وقاص کی
اور بیضاوی نے لایا یہ خبر
کاش میں نے جانتا پیچھانتا
اب یہ آیت آئی ہی سقبل وقال

کہ بن مسعود نے دی ہی خبر
یوں کئے ہیں عرض ای سارا ناس
جاہلیت میں موی ای سرفراز
شاہ فرمایا کہ ہی وہ آگ میں
ہی عقیلی سے بھی مردی شہر
ہی حدیث ایسی ہی آئی تیری
کہ کہا یکبار یوں بیضاوی
حال کیا ہیگا مرے مانباپ کا
کہ نہ کیجے اہل دوزخ سے سوال

لا تَشْكُلْ عَنْ أَصْحَابِ الْحَجِّمِ

پہلا جواب

اب تو سن ان اعتراض کا جواب
زود نقاد احادیث ای میان
اور وہ آیت کے اترنے کا سبب
ہاں تو اس آیت کا وہ وجہ نزول
جو کہ علامہ آفندی با صفا
آیت مذکور کی تفسیر میں

ہی بلا شک یہ جواب با صواب
یہ حدیثیں پہنچے ہیں صحت کو جاز
جو کہ بیضاوی لکھا ای با ادب
میں کئے دسری مفسر بھی قبول
اس طرح تفسیر میں اپنے لکھا
آیا بیضاوی کے جو تحریر میں

از سوال حال ابو بن بنی
 حمل بیضاوی پہ یہ بقیال وقیل
 اور رازی بھی تفسیر کبیر
 اور حدیثین تو نہیں ہیں و صحیح
 حال وہ قدرت کے لوگوں کا بجا
 تب کہا ہو گا وہ مولا کا رسول
 دسے حدیثیں ہو گئیں منسوخ تب
 اور جو آئین احادیث صحیح
 ہو گئیں منسوخ اُسے بھی تمام
 اور ہی اس منسوخیت کی بہ ظہیر
 پہلے حضرت سے کئے تھے یہ سوال
 بولا ہمراہ اپنے ہی مابناپ کے
 پھر کئی دن بعد اسکے بر رسول

منح کر بھیجا وہ آیت جو تھی
 نظم قرآنی نہیں ہرگز دلیل
 اسکا میں قابل ہوا ہی امی خیر
 اور بر تقدیر صحت ای فصیح
 وحی سے جب تک سرور پر کھلا
 پس یہ آیت پانی جب شرف نزل
 پس یہ آیت ہنگی ناسخ انکی سب
 انکی جنت کی بنارت میں صریح
 یونہی بولا ہی سیوطی لا کلام
 کہ ہی مروی عایشہ سے امی خیر
 مشرکوں کے کیا ہی کہہ چو کا حال
 آتش و دوزخ میں ہیں و کجائے
 آیت قرآن یہہ جب پانی نزول

کاملاً رواۃ و نزول آخرے

پھر وہی پوچھے تو فرمایا رسول
 معنی اس آیت کی یہہ ہی امی خیر
 کہ مقرر ایک کے عصیان کا بار

انکے بچوں کو ہی جنت میں نزل
 کہ یہہ فرماتا ہی حلاق کریم
 نااد تھا و سے دوسرا سر و ہمار

دوسرا عرض

دوسری یہ آخر امن آدھے دگر
 گدرا قبرستان میں یکدن مصطفیٰ
 اور ہوا جس بقدر وہ اشکبار
 سب پھر اس دور عمر نے عرض کی
 ولای اب جس قبر برای باصفنا
 قمر تھی وہ میرے مادر کی نقین
 چائے میں اذن زیارت از خدا
 اذن استغفار پھر چائے تریب

کہ میں مسعودیوں دی ہی خبر
 در وقت ایک تربت پر کیا
 ہم بھی روک دیکھے کوزار زار
 کیا سبب رو یا تو حق کے بنی
 مجھ کو دیکھے در مناجات دو دعا
 آمد بنت وہب ای بو منین
 حق تعالیٰ اذن تب مجھ کو دیا
 نین دیا حق بھیجا اس آیت کو تب

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِلشَّيْطَانِ كَإِثْمِ

میں نبی اور مومنوں کو سازوار
 بس بہ وقت آنی مجھ کو جلد تر
 بت یہ مجھ کو ولای نبی شباب

ما گئیں بخشش مشرکوں کی زیہار
 آوے جون بچے کو مانجے کمال پر
 بس بہ خدشے کا ہی اب سنے جوا

جواب

کہ بخاری میں یہ کہی ہی خبر
 کہ نبی طالب کو شاہ انبیا
 وہ کیا اس امر میں استاذ جب
 حضرت مانگو گناہ تری تب تلک
 تب یہ آیت آنی ای فرخندہ پی
 اور پھر یہ ہی اتحاد اب جائیو

از روایات سلسل معتبرا
 جبکہ ایان کی طرف دعوت کیا
 شاہ عالم نے کیا ارشاد تب
 منع ناخدا و مولاجب تلک
 یونہی تفسیر مدارک میں بھی ہی
 نص قطعی کے معارض وہ ہنو

نفسِ قطعی ہی وہی قرآن میں
 کہ نہیں ہی اہلِ فرت کو عذاب
 منع استغفار بھی بے قال و قیل
 مومن مدیون بھی مر جاؤ جو
 مغفرت خواہی بھی انکی اولاد
 بعد وسعت قرض اسکا کر ادا
 پس ہی جائز ایسے باتوں کے سبب
 آہ چٹکے قبر میں مجھوس تھی
 ہی خبر نا قرض کرنے سے ادا
 اور در منع دعا ئے مغفرت
 زندگی کا وقت ہی جب دوسرا
 اور جلال الدین سیوطی نے کہا
 جو مکہ حاکم نے بریدہ سے صحیح
 کی زیارت والدہ کی اپنے جب
 اسقدر رویا ہی اسدن مصطفیٰ
 یہ روایت بھی کبھی سر و جہار
 کہ زیارت فقط مردوں کے بھی
 وجد موتی کے نہیں تعذیب کا

اہلِ فرت کے جو آئی شان میں
 یوہنی لکھا ہی سیوطی با صواب
 کفر موتی پر نہو ہرگز دلیل
 اور حق العبد باقی جسیہ ہو
 منع فرمایا تھا سرور کو خدا
 چہتا بخشش کی سرور از خدا
 اقم سرور آمنہ بنت وہب
 بعد اسکے داخل جنت ہوئی
 نفس مومن خلد میں نا جا گیا
 زندہ کرنے کی تھی انکی مصلحت
 تب ہوا ہی منع استغفار کا
 اسقدر صحت کو پہنچا ہی بجا
 نقل کرتا ہی کہ سرور ای فصیح
 یکہزار اسواڑتے ہمراہ تب
 کہ کبھی اسطرح سے رویا تھا
 نین ہی مطلب کے مخالف زینبا
 ہوتی ہی زندہ کو بس وقت کبھی
 اور نہیں ویسا سبب بھی دوسرا

تیسرا اعتراض

قبر کے ایمان کیا ہو و حملوں	اس کے ایمان میں ہی جب قبول
قبر میں موتی کو آتا ہی نظر	یہ کہ حال سنت و حال سفر
اسیہ میں آیات قرآنی دلیل	فتح وہ ایمان شد بقیال و قیل

جواب

قبر میں ایمان کے ہونا کیا باب	سُن جواب اسکا جواب باصواب
اور داخل ہونے اس استیجان	محض پھر رفع درجات ای ایمان
بعد رحلت خاص ہی ای باصفاء	حق میں ابوبن سیم کے بجا
رب قبول بعد تنزیل عذاب	جو کہ توبہ قوم یونس کا شتاب
بعد غیبت پھر جو نکلا آفتاب	اور اعجاز پھر کسے شتاب
بالیقین پیدا کنی حکم ادا	نہ نماز عصر از شیر خدا
باوجود اسکے وہ جایز ہو گئی	اور قضا ممکن تھی دوسرے وقت بھی
کہ تجدد جبکہ ہو دے وقت کا	اور اصول فقہ میں آیا جب
یونہی لکھا ہی طحاوی بھی یقین	و قضا آتی ہی لازم ای امین
عصر کی اس روز حیدر کی نیاز	ہو گئی ہی خاص کر یا امین جوار
کیون ہنودے خاص برزخ میں قبل	یونہی پس ایمان ابوبن رسول

چوتھا اعتراض

کہ نہ ثابت ہو کہ قدرت برعرب	و رہی یہ اعتراض ای باادب
انین باقی شرع کے احکام غے	کہ کہ ابراہیم واسمعیل کے

جواب

سن جواب اسکا عرب پر بیان یعنی اسمعیل سے اسی نیک نام تھا مقرر تھا نو فترت کا زمان موسیٰ و عیسیٰ جو بعد انکے ہوئے وے نہیں بھیجے گئے تھے بر عرب بعد ابراہیم و اسمعیل کو بعد انکے سرور عالم کو رب جب ہوا مبعوث شاہ کمرلین آیت قرآن ہی اس پر دلیل	ہوتی ہی ثابت وہ فترت بیگان تا زمان بعثت خیر الانام سب عرب تھے اہل فترت ہی جان وے بنی تھے قوم اسرائیل کے قوم پر ہی انکے بھیجا انکو رب حق نے بھیجا ہی عرب پر جان کر دیا مبعوث عالم پر ہی سب تب زمانہ تھا وہ فترت کا تقیر دیکھ فرماتا ہی کبار رب الجلیل
--	--

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَى
فِئْرَةٍ مِّنَ الرَّسُلِ

تم نہ آیا ہی ہمارا ایک رسول وہ بیان کرتا ہی تم پر بالیقین آیا فترت کے دنوں میں وہ عیان اور دوسری جا پر قرآن میں ب	تم کرو اسکی رسالت کو قبول یعنی روشن صاف حکم شروع یعنی خالی انبیاء سے تھا زمان دیکھ فرماتا ہی درحق عرب
--	--

لَسْتُ ذَرَقًا مَّا أَتَاكُمْ مِّنْ نَّذِيرٍ مِّن قَبْلِكَ

یعنی حق کہتا ہی حضرت کو سنو یرے آگے انہیں نہیں آیا نذیر اب بیضا دی و لوگوں سے مراد	تا در او سے اب تو دیے لوگ کو یعنی پیغمبر نہ آیا ای جبر ہیں گے سب مشرک عرب کے رکھ دیا
--	--

اس پر معلوم اس سے لا کلام
 شرع اسمعیل احکام سے
 اور کمالی لوگ میں باقی حکمان
 وقت اسمعیل سے بقال و قیل
 موسیٰ و عیسیٰ سے براہیل کتاب
 حق میں فرت کے ثابت ہو چ

کہ عرب اصحاب فرت تھے تمام
 بیشتر انہیں سمجھ باقی تھے
 حکم شرع انہی سے ان کے جان
 بر عرب گذرے تھے ایام طویل
 اتنے دن گذرے تھے ای باصواب
 کیون نہ ثابت ہو و در حق عرب

پانچواں اعتراض

اور یہی یہ اعتراض ای با و فا
 کہ نہی کے والدین ماجدین

بو حنیفہ فقہ اکبرین لکھا
 موت پائے کفر پر بے ریب میں

جواب

میں جواب اسکا بھی از نقل صحیح
 ای جواب باصواب اسکا بھی
 وہ اگر ہی اہل فرت یقین
 کیونکہ وہ معذور سینکے جانے
 نص قطعی اس کے گذری ای خلیل
 صورت تسلیم بھی یہ جواب
 پاک سرک کفر کے سینکے تمام
 اگر جہوں بولے ہیں بعضے حنیفہ
 پس کتابت میں وہ از قول امام

قول یہ جہوت ثابت ہو صریح
 موت جسکی کفر پر بھی ہو و گی
 تو دخول نار مستلزم نہیں
 اختیار کفر میں بھی جہل سے
 ہی نجات اہل فرت پر دلیل
 ورنہ آباے شہر علیہ جناب
 اس کے گذرے میں دلیلین لا کلام
 اس عبارت میں تھا ما و نا فیہ
 کا تبوں سے ہو گیا ساقط تمام

اس طرح کہنے کی کچھ حاجت نہیں گر کہیں گے کوئی یہ تو جیسے بھی کہ کہا ہی ہو حنیفہ جانے عذر ہرگز جہل کا ناہو قبول بلکہ معذرت پر جب ہو نظر	نص قطعاً وہی بس ہی یقین نہیں ہی حسب مذہب تھا کہ بھی اپنے خالق کے پچھا تھے کہ نہیں موقوف ہوئے بر رسول پنی لجاوین صانع عالم پر
---	--

جواب

سن جواب با صواب اکابر علی باب استدروے جانتے تھے یگان جو کہ فرمایا خدا قرآن میں	جہل خالق سے نہ کہتے تھے عرب حق بنایا ہی نہیں واسمہ ان وے عرب کے مشرکوں کی شانیں
--	---

لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

یعنی گروائے سائل ہو گئے مشرکین بولینگے تب ای مصطفیٰ ایسی ہی آئی ہی آیت دوسری	کون پیدا کیا ارض و سما حق تعالیٰ ہی یقین پیدا کیا حاصل معجزوں ہی اسکا بھی ہی
--	--

لَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ

اور عرب اپنے بتوں کو جان بھیک بلکہ کہتے تھے جہالت وے سب جو کہ اس قرآن کی آیت میں خدا	بہن الوہیت میں کرتے تھے شریک کہ شفیعان بہن ہمارے زور ہی مذمت انکی ظاہر کر دیا
--	---

وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْصُرُهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ
وَيَقُولُونَ هُوَ كَذَّابٌ شَفَعَاءُ نَاعِدُكَ اللَّهُ

اپنے باپین عزیزین کو سر بسر
 اور کہا کرتے ہیں وگناہی شناس
 پس انہوں کا شرک سب طاعت میں
 چل خالی سے نہیں تھا انکو جب
 وہ امام بوحیفہ کا کلام
 اور تنبیہ اپنے بتوں کو بالیقین
 سنا تا اسکی برائی ہی بجا
 تھی فخر الدین رازی ای خیر
 میں جو بعثت مصطفیٰ کی پائین
 بد عقیدہ اپنا وہ چھوڑے نہیں
 اسکی بعثت کے سوا گذرے ہیں جو
 ہی نہایت امر انکا امتحان
 اور شہد کا مصنف ای ہمام
 عزم عذر چل بھی ای شناس
 جاتے شاید کہ ہی اہوق پر
 کیونکہ بالتحقیق ایام اسقدر
 اور مدت مختلف ہیں کہ نہ بھول
 اسکا کہ مقدار ای فرخندہ خال
 مال معروضہ بخشے ہیں بیگان

جو نہ دیوین انکو کچھ فتح و ضرر
 کہ یہ ہمیں شافع ہمارے حق کے پاس
 اور انہیں حق کی الوہیت میں تلاء
 پس یہاں غور و تامل کرو تا اب
 کچھ منافی نہیں ہی اسکے اسی ہمام
 دے ہو جو جاتے تھے عرب کے شرکین
 ناہوار شد و پیر کبر سوا
 صاف لکھا ہی بتفسیر کبر
 باوجود اس کے نہ ایمان لائے ہیں
 مستحق ہیں و جہنم کے یقین
 سب کے سب معذور ہیں و جانو
 جنکا گذرا ہی حدیثوں میں بیان
 یوں کیا تاویل آن قول امام
 بوحیفہ پیشوا دین کے پاس
 جاوین ایام تامل جب گذر
 ہی بجائے دعوت پینا مبرم
 کیونکہ متفاوت ہیں لوگوں کے عقول
 بعضے کہتے ہیں کہ ہی کچھ سیل
 بوحیفہ کا یہی مذہب ہی جان

بولتے ہیں اس اثر کی لا اویل

اور بعضے برس خالینس آئی خلیل

قَدْ مَتَّحَ مُحَمَّدٌ عَلَى ابْنِ أَرْبَعِينَ

یعنی چل سالہ جو ہو گا کلام
 اور وہ ایام مائل بھی یقین
 یوں صلاح الدین ایمان
 عمر عبد اللہ ای نیکو صفات
 آمنہ کی عمر بھی یقین و قال
 اور عدم چل خالق ای رشاہ
 و دسرون کے حق میں یہ لکھا گیا
 پاک تھے سب شرک سے سوجھا
 خاص اُس کے پدر مادہ خوش نصیب
 جن کو ہی اس خیر امت میں قبول
 کون ہو و جن حبیبی وہ شجر تین

اسی ہی اللہ کی محبت تمام
شاہ کے ابوین پر گز رہے نہیں
اس طرح صحت کو پہنچا یا ہی جان
تھی اٹھارہ سال کی وقت کا
جیکہ وہ رحلت کئی تھی بیس سال
اور شفاعت کا ہون کے اعتقاد
ورنہ اب ایک شاہ انبیاء
جسکے گزرے ہیں دلیلین بار بار
جو وہ سرور نہایت ہیں قریب
اور انہیں ہی دارِ جنت میں دخول
ہی مقرر جسکا امام القسبلتین

اسامی اجداد و کرام حضرت سیدنا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور نب پر شاہ کے اسی باوفاق
اور اوپر اُس کے آیا اختلاف
کو قبول کر دینے والا دے
نوح اور ادریس بھی اور شیث بھی
یون بن العباس بولا باادب

جائے خداں تک ہی اتفاق
لیک سارے متفق ہیں اسے صیاف
ہینگے اسمعیل و ابراہیم کے
بیگمان ہینگے زاجداد نسبہ کی
شہ بیان کرتا تھا جب ابراہیم

مساف ترعدنان تک کر بیان
ابن مسعود اور عروہ اور عمر
کہتے ہم میں جانتے اسکے پر
آیت قرآن یہی اسیرند

اور فرما تا وقت بعد از ان
جانو عدنان تک ہی دیتے تھے خبر
حق سوا جانتے نہ پھر کوئی دگر
چو کیا ارشاد خلاق بعد

اَلَمْ يَأْتِكُمْ رَسُوْلُ الدِّينِ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٍ وَثَمُوْدُ
وَالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا يَسْمَعُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ

پس میں ابدا دیکھ کر بیان
مجاہد عبد مطلب والا مقام
شیبہ الحمدی اسے زیبا لقب
لوگ کرتے تھے بہت اسکی ثنا
اور ہاشم تھا یقین اسکا پدر
جو ہی ریزہ کرنا الان کا
قحط میں پہلے وہی لوگوں کو سب
یہ لقب اسکا ہوا اسواسطے
کہ اسد ہی نام یک فرزند کا
دوسرا فضلہ ہی صنفی تیسرا
نفل ہاشم نے کیا دنیا سے جب
اور یہ دو کسور عرب تھا ای فہیم
وہی اس طفل کو اسکا غلام

دیکھ عدنان تک ہی کرتا ہوں بیان
اصل میں عامری اس فاخر کا نام
تھے بہت فضل جمیلہ اس میں جب
اسلیم ہی یہ لقب اسکا ہوا
اصل میں ہی نام ہاشم کا خود
کہتے ہیں ہاشم سے ای با صفا
نان کھلا آتا تھا و ایم روز و شب
جانتے اس کے پیر سب چار تھے
ہی وہ پدر مادر شیر خدا
اور ہی عبد مطلب جو محتاج
آہ عبد مطلب تھا طفل تب
کہ جو ہوتا کا فل طفل تیس
پس یہ عبد مطلب ہی اسکا نام

قصہ کو تاہ مطلب اسکا چچا
تب سے عبد مطلب ذی خردشان
سب عرب کرتے تھے اسکا احترام
نور پاک حضرت خیر البشر
خلق پر آتی تھی گر کوئی بلا
کوہ پر یکے کے تب اسکو لجا
از براے حرمت نور رمول
اس بلا کو دور فرماتا تبھی
میں سے اس نور کے رب الجلیل
الغرض عبد مطلب کے سوا
اور جو تھا عبد الناف نامور
چار تھے اسکے پسر شہم ہی ایک
اور عبد الشمس سردار ای میان
اور پسر اسکا ہی نوافل تیسرا
مطلب جو تھا پسر اسکا ہی جان
اور ہی قصی والد عبد الناف
فاطمہ تھی اسکی مادر عاقلہ
آکے تب قوم قضاعہ ایمن
تب قبیلے سارے متفرق ہوے

عالم دنیا سے جب رحلت کیا
شہر کے کا ہوا سردار جان
اسکے تھے محکوم سارے خاص و عام
تھا درخشان اسکے پیشانی اُپر
یا کہ ہونے قحط میں دستار
لا وسیلہ اسکا کرتے تھے دعا
حق نے کرتا تھا دعا انکی قبول
اور بارش جلد برساتا تبھی
فتح بخشی اسکو براہ صاب فیل
کو ی پسر شہم کا غنیمتی رہا
ہی مغیرہ نام اسکا مشہور
والد سرور کا جو تھا جد نیک
جد وہ ابنای امیر کا ہی جان
ابن مطعم کا وہی جد ہی بجا
جد اعلیٰ جبرائیل کا ایمان
اسکا معنا دور ہی بے اختلاف
جبکہ قصی سے ہوئی وہ حاملہ
شہر کے کائے عربوں سے چھین
ایک سر سے جد اسب ہو گئے

دور اپنے قوم سے جب ہو گیا
 کہے ہیں جمع بھی اسکو شہر
 فتح با قوم قضا عد پر تمام
 اور والدہ سکا قسی کا کلاب
 اسکی معنی جنگ ہی اب کہ تو یاد
 اور اسکی نام اسکا ہی حکیم
 اور ہی مژہ ابن کعب اسکا پیر
 جمع کے دن سب قریشوں کو بلا
 اور کہنا نسل سے بیرے عیان
 اسکے تابع ہو و ایمان لاؤ تم
 اور کہنا شوق سے اشعار او

يَا لَيْتَنِي شَهِدْتُ كَفُّوا كَعْنُو
 کعب کا والد لوی ہی ایمان
 لام پر ہی پیش ہمزہ پر زبر
 اور لوی ہی جان غالب کا پسر
 کسر غامی اور سکون یا بجا
 ہمزہ کا والد ہی مالک شہر
 نظریں مفتوح ہی بے شبہ نوں
 نظر کا والد کنانہ بیکر اف

نام اسکا اسلئے قسی ہو ا
 کہ قبیلہ کو دے سار جمع کر
 کہ پیرائے لیا ہی لا کلام
 لفظ یہ صدر ہی جان بے اریاب
 اور کثرت کی بھی معنی ہی مراد
 اور عروہ بھی کہے ہیں ای فہیم
 رسے پر ہی تشدید غمہ میہم پر
 خطبہ پر وہ انکو سنا تا تھا کرا
 ہو و یگا پیغمبر آخر زمان
 بس سعادت دو جہان کی پاؤ تم
 یہ بھی ہی یک بیت انے جانو

اِذَا فَرَّشَتْ تَفِي الْحَقِّ خَدَّ كَا
 اسکا معنا عیش میں سختی ہی جان
 آخری تشدید ہی یا کے اُپر
 اور میگا فہر غالب کا پسر
 ہی قریش اسکا لقب ای با صفا
 نظریں بے شبہ مالک کا پسر
 اور ضاد بمعہ پر ہی سکون
 ہی کنانہ میں سمجھ مکر کاف

اور گناہ می خزیمہ کا پر
 مگر کہ ہینگ خزیمہ کا پر
 یعنی دال پہلے مسطور ہی
 مگر کہ اسکا لقب ہینگا مگر
 جو شرف رکھتے تھے آبا کے سب
 مگر کہ کہتے تھے اسکو اسلے
 مگر کہ کا پر رہی الیاس جان
 پہلے بھیجا ہی ہدی کے اونٹ جو
 والد الیاس ہی جانو مقرر
 اسکو ابراہیم کی ملت کا پاس
 اور نزار اسکا چدر مشہور ہی
 اور مشقی نزار سے ہینگا نزار
 یہ ہی اسکے نام کا جانو سبب
 دیکھے ہیں اسکی جبین پاک پر
 اسکا والد ہویت ہی شاہ کام
 اور بولا یہ نہایت ہی قلیل
 اسلے کہتے نزار اسکو عیان
 اور مقرر معبد ہی اسکا چدر
 اور نزار نام معبد کا ہینگا چدر

خاہہ ضمہ فتح ہی زاکے پر
 میم پر ضمہ سکون ہی دال پر
 مگر کہ مین را سمجھ کسور ہی
 نام اصلی اسکا عامر یا عمر
 اسنے پایا تھا مقرر انکو جب
 اسکا یہ وجہ لقب ہی جانے
 ہنزہ کسور اسین ہی پچان
 شہر کے مین وہی ہی جانو
 میم پر ضمہ زبر ہی فنا و پر
 رکھتا تھا اکثر یقین وہ متناہش
 نون اسین جانے کسور ہی
 اسکا معنا ہی قلیل ای نادر
 کہتے ہیں پیدا ہو ای اسنے جب
 نور پاک مصطفیٰ تھا جلوہ گر
 سارے سکینوں کو کھلوا یا طاع
 حق مین اس مولود کے بقا قلیل
 جو ربیعہ اسکی کنیت ہی جان
 میم ہی مفتوح سکون ہی مین
 مین مفتوح اور سکون ہی دال

ایک عادی اور محبتیگا وکر بعد اسکے ہی خلاف آئی وفاق	سے تین سالانہ کچھ دوپہر سینک ہی نسب پر اتفاق
---	---

خاتون

یہ رسالہ پایا حسن اختتام اور مہر تولد کی تھی وہ بارہویں اور کیجئے اسکو مقبول رسول رکھئے آئندہ مجھے عصیان دور راہ اپنی قرب کی مجھے کو بتا اور کشائش اس میں ہے آئی وصال جنت الا و امین دے مجھ کو گزر	سہ ہزار ان شکر خلاق نام سینک بار اسو پو با شہ آئی امین یا ان یہ رسالہ کر قبول مخمسے میرے گم رہا ای غفور مجھ کو اپنی معرفت کیجئے عطا کر عطا مجھ کو سدا رزق حلال کیجئے میرا خاتمہ ایمان پر
--	--

احقر حیران سے تسلیم وودود
بھج پھیں خبر یہ اپنے ای وودود

و جہم بر رتہ ربی این یعنی کہ این کتاب مطبوع مطبع موبار الحسن بد رست مہر ملک برودہ

